Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد 46-81 نمبر 188
منگل 4 ربیع الثانی۔ 1417ھ 20 ظہور 1375ہش 20 اگست 1996ء

اپنی فطرت کے نیک جوہر دکھلاؤ

جو لوگ اس جماعت میں داخل ہیں۔ اگر وہ عام لوگوں سے اخلاق، مروت اور ہمدردی برتتے ہیں تو ان میں اور دوسرے لوگوں میں کیا فرق ہوا؟ شریر کی شرارت کو شریر کے حوالہ کرو۔ اور اپنے نیک جوہر دکھلاؤ۔ تب تمیز ہوگی دنیاوی تنازعات کے وقت مالی نقصان برداشت کرنے اور جور نفس سے کام لینے کے سوا چارہ نہیں ہوا کرتا۔ اور نہ انسان کو ہمیشہ اس قسم کے مواقع ہاتھ آتے ہیں کہ وہ فطرت کے یہ نیک جوہر دکھا سکے۔ اس لئے اگر کوئی ایسا موقع ہاتھ آجاوے تو اسے غنیمت خیال کرنا چاہئے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خدا کے غضب سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ (اللہ کی پناہ) خدا چڑ جاتا ہے بلکہ اس کا یہ مطلب ہے کہ انسان بسبب اپنے گناہوں کے نہایت درجہ کے پاک اور قدوس خدا سے دور ہو جاتا ہے یا مثال کے طور پر یوں سمجھ لو کہ ایک شخص کسی ایسے حجرہ میں بیٹھا ہوا ہو جس کے چار دروازے ہوں۔ اگر وہ ان دروازوں کو کھولے گا تو دھوپ اور آفتاب کی روشنی اندر آتی رہے گی اور اگر وہ سب دروازے بند کر دے گا تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ روشنی کا آنا بند ہو جائے گا۔ غرض یہ بات سچی ہے کہ جب انسان کوئی فعل کرتا ہے تو سنت اللہ اسی طرح سے ہے کہ اس فعل پر ایک فعل خداتعالیٰ کی طرف سے سرزد ہوتا ہے۔ جیسے اس شخص نے بدقسمتی سے جب چاروں دروازے بند کر دیئے تھے تو اس پر خداتعالیٰ کا فعل یہ تھا کہ اس مکان میں اندھیرا ہی اندھیرا ہو گیا۔ غرض اس اندھیرا کرنے کا نام خدا کا غضب ہے۔

یہ مت سمجھو کہ خداتعالیٰ کا غضب بھی اسی طرح کا ہوتا ہے کہ جس طرح سے انسان کا غضب ہوتا ہے۔ کیونکہ خدا خدا ہے اور انسان انسان ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 388)

آنریری کام کرنے والوں کو بھی اپنے فرائض دیانت داری سے ادا کرنے چاہئیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

یہ بھی ایک نقص ہے کہ آنریری کام کرنے والے کام کرنے کی ذمہ داری کو نہیں سمجھتے کیونکہ جب کسی نے اقرار کر لیا کہ میں فلاں کام کروں گا اور وہ کرتا نہیں تو وہ ایسا ہی مجرم اور خائن ہے جیسا تنخواہ لے کر کام نہ کرنے والا کیونکہ اس کے کام نہ کرنے سے بھی سلسلہ کو ایسا ہی نقصان پہنچے گا جیسا تنخواہ لے کر نہ کرنے والے سے۔ اور یہ ایسی بات ہو گی جیسے اگر کوئی شخص بیمار ہو۔ جس کا ایک نوکر ہو۔ اگر نوکر وقت پر اسے دوائی لا کر نہ دے تو بیمار کو نقصان پہنچے گا۔

لیکن اگر کوئی محبت سے اس کی تیمارداری کرنے لگے اور وہ دوائی لا کر نہ دے تو کیا اس کا اثر نہ ہو گا۔ ہو گا۔ پس اگر آنریری کام کرنے والا جب دوسروں کو اس کام کے کرنے سے روک دیتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ خود کام کرے نہ کہ نقصان پہنچائے۔ اگر وہ کام کرنے کا اقرار نہ کرتا تو کوئی اور اس کام کو کر لیتا۔ مگر اس نے اقرار کر کے پھر کام خراب کیا۔ پس جو لوگ تنخواہیں نہیں لیتے۔ ان کا بھی اسی طرح فرض ہے جس طرح تنخواہ لینے والوں کا۔ اگر وہ کام کو عمدگی کے ساتھ اور پوری کوشش سے نہیں کرتے تو وہ بھی خائن ہیں۔ اسی طرح جو شخص روپیہ احتیاط سے خرچ نہیں کرتا وہ بھی خائن ہے۔ جو وقت پورا نہیں دیتا وہ بھی خائن ہے۔ اور وہ جس کے متعلق سمجھا جاتا ہے کہ کوشش سے کام سیکھ کر کام چلائے گا مگر وہ اس طرح نہیں کرتا کام کی مالہ وماعلیہ سے واقفیت پیدا نہیں کرتا وہ بھی خائن ہے۔ اور یاد رہے کہ خیانت اور ایمان ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ وہی (صاحب ایمان) ہے جو امین ہے اور جو امین نہیں وہ (صاحب ایمان) نہیں۔

پس میں خصوصیت سے یہاں کے لوگوں کو اور باہر کے سیکرٹریوں اور امیروں کو توجہ دلاتا ہوں کہ آنریری طور پر کام کا ذمہ لینے کا یہ مطلب نہیں کہ اس کام کا کرنا فرض نہیں ہوتا۔ اگر آنریری کام کرنے والے اپنے کام میں کوتاہی کرتے ہیں تو ویسے ہی خائن ہیں جیسے تنخواہ لے کر کام میں خیانت کرنے والے۔

خداتعالیٰ ہماری جماعت کو خیانت اور دیانت کا اصل مفہوم سمجھائے۔ اور ہماری جماعت دینی امور میں ہی نہیں بلکہ دنیوی امور میں بھی سب لوگوں سے بڑھی ہوئی ہو تاکہ جو کام اس کے سپرد ہوں۔ ان کو عمدگی سے کرے۔

(از خطبہ 6۔ جولائی 1923ء)

جب تک خداتعالیٰ کے ساتھ رشتہ نہ ہو اور سچا تعلق اس کے ساتھ نہ ہو جاوے کوئی چیز نفع نہیں دے سکتی

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

درخواست دعا

○ مکرم مرزا نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ (وکالت تبشیر لکھتے ہیں)

میرے چھوٹے بھائی مکرم مرزا ظفر احمد صاحب (مینیجر مرکز قومی بچت ربوہ) کچھ عرصہ سے LUNGS INFECTION سے سخت بیمار ہیں اور کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم منور احمد صاحب ابن حضرت چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی سیکرٹری جنرل جماعت احمدیہ گلاسگو تحریر فرماتے ہیں۔

محترمہ مسز امتہ المجید ظفر صاحبہ (بنت ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب) سابق لیکچرار اکنامکس جامعہ نصرت ربوہ مورخہ 25 جولائی 1996ء کو جلسہ سالانہ U.K میں شمولیت اور ڈیوٹی ادا کرنے کی غرض سے گلاسگو سے لندن جاتے ہوئے اپنی ہی کار کے حادثہ میں وفات پا گئیں۔ اس جانکاہ حادثہ میں آپ کے شوہر عبدالرشید صاحب ظفر (جرنلسٹ) اور ان کی بیٹی عزیزہ فوزیہ ظفر جو کار چلا رہی تھیں کو بھی شدید چوٹیں آئیں۔ حادثہ کی اطلاع ملتے ہی بذریعہ ایمبولینس دونوں کو کار لائیل کے ہسپتال میں داخل کر دیا گیا جہاں سے دو تین دن کے بعد انہیں تو فارغ کر دیا گیا۔ لیکن مسز ظفر صاحبہ سر پر شدید چوٹوں کے باعث موقع پر ہی وفات پا کر اپنے خالق حقیقی کے حضور جا پہنچی۔ امتہ المجید ظفر صاحبہ جامعہ نصرت ربوہ اور کینٹ

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ بمقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

20- ظہور 1375 ہش   20 - اگست 1996ء

لمحہ بہ لمحہ عبادت

ہمیں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس لئے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ ہم پوری طرح سمجھیں کہ عبادت ہے کیا۔ عام طور پر تو عبادت اس بات کو کہا جاتا ہے کہ جس طرح ہمیں بتایا گیا ہے اس طرح مخصوص اوقات میں خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو کر اس کی تسبیح و تحمید کریں اور اس سے اپنی زندگی۔ دنیاوی اور روحانی کی ضرورتیں پورا کرنے کے لئے دعا مانگیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ بھی عبادت ہے لیکن اگر ہم نے ساری زندگی کو عبادت میں صرف کرنا ہے تو ہمیں سوچنا پڑے گا کہ ان اوقات کے علاوہ بھی عبادت کا کوئی طریق ہے یا نہیں۔ یہ تو نہیں کہ سارے دن میں چند لمحوں کے لئے تو اس کی عبادت کر لی اور باقی سارا وقت عبادت سے عاری رہے۔ جب اس بات پر غور کیا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ عبادت اصل میں اللہ تعالیٰ کی ان اغراض کو پورا کرنے کا نام ہے جن کے لئے ہمیں پیدا کیا گیا ہے۔ جب یہ کہا جاتا ہے کہ دنیا کی ہر چیز شجر اور حجر' چرند اور پرند' سب اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرتے ہیں تو اس سے ہمیں یہ بات سمجھ لینی چاہئے کہ چونکہ یہ اپنا اپنا کام کرتے ہیں۔ جو جو صلاحیتیں اور اہلیتیں انہیں دی گئی ہیں ان کے مطابق وہ اپنی زندگی گزارتے ہیں اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرتے ہیں۔ انسان بھی اگر اپنی صلاحیتوں اور اپنی اہلیتوں کو کام میں لاتا ہوا اپنی زندگی گزارے تو کہا جا سکتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرتا ہے یا اس کی عبادت کرتا ہے۔

جہاں تک عبادت کی وجہ کا تعلق ہے وہ اس وقت سمجھ آتی ہے جب انسان خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرے۔ جو کسی پر احسان کرتا ہے اس کا ممنون احسان ہونا پڑتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے احسانوں کا تو یہ رنگ ہے کہ زندگی کا کوئی لمحہ ایسا نہیں جس میں اس کا ہم پر احسان نہ ہو رہا ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم تو اس کے احسانوں کے بغیر سانس بھی نہیں لے سکتے۔ یعنی زندہ بھی نہیں رہ سکتے۔ ہر قدم پر وہ ہمارے ساتھ ہوتا ہے اور ہم پر احسان کرتا ہے۔ اور یہ بھی ضروری نہیں کہ احسان صرف انہی پر کرے جو اس پر ایمان لاتے ہیں دوسرے لوگ جو اس پر ایمان نہیں بھی لاتے۔ ان کی زندگیاں بھی اسی کے سہارے کام کرتی ہیں۔ اگرچہ وہ نہیں جانتے لیکن خدا تعالیٰ قدم قدم پر ان پر احسان کرتا ہے۔ اور یہ احسان ہی ان کی زندگی کو قائم رکھتے ہیں۔ لیکن جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جو خدا تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں اور اس کی قدرتوں پر یقین رکھتے ہیں ان پر تو احسان اس طرح ہوتے ہیں جس طرح تیز بارش کے قطرے آسمان سے گرتے ہیں۔ نہ کوئی ان قطروں کو گن سکتا ہے نہ خدا تعالیٰ کے احسانوں کو گن سکتا ہے۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ انسان ہمیشہ اپنی زندگی پر غور کرتا رہے۔ اس کا غور کرنا ہی خدا تعالیٰ کے احسانوں کو اس کے سامنے لائے گا۔ اور ایسا کرنے سے اس کے دل میں اخلاص پیدا ہو گا اور وہ اپنے رب اور حقیقی کارساز کی طرف ایسا رجوع کرے گا کہ اور کسی کی ذات اس کے سامنے آئے گی ہی نہیں۔ وہ حقیقی طور پر یہ سمجھنے لگے گا کہ اس کا حقیقی کارساز خدا تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں۔ اگر اسے اور کوئی شخص بھی نظر آتا ہے جو اس کی ضرورت پوری کرتا ہے تو اسے اس بات کا یقین ہو گا کہ اس شخص کو بھی خدا تعالیٰ ہی نے اس کے لئے کھڑا کیا ہے۔ مدد خدا کی طرف سے آئی ہے اور آئی اس شخص کے ذریعے ہے جو بظاہر مدد کر رہا ہے۔ گویا کہ ہر کام میں اور ہر بات میں وہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ دیکھے گا اور یہ محسوس کرے گا کہ باقی سارے ذرائع اسی کے پیدا کردہ ہیں اور اسی کے حکم پر کر رہے ہیں جو کچھ بھی انہیں کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ یہی وہ طریق ہے جس سے خدا تعالیٰ کی عظمت بھی اس کے دل میں پیدا ہو گی اور جوں جوں عظمت کا احساس زیادہ سے زیادہ ہو گا وہ اپنے آپ میں عجز اور انکسار کو محسوس کرنے لگے گا اور توبہ و استغفار کرے گا۔ تاکہ اس کی کمزوریاں ڈھانپ لی جائیں۔ اور ان کمزوریوں کے ڈھانپنے کا نام تزکیہ نفس ہو جائے گا۔ خدا تعالیٰ سے اس کا سچا تعلق پیدا ہو جائے گا۔ اور وہ اسی کی محبت میں محو ہو کر ہر کام اسی کی خاطر کرے گا۔ اور اسے وہ عبادت کہا جا سکے گا جو ہر لمحہ کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس عبادت کی بھی توفیق دے جو مخصوص اوقات میں کی جاتی ہے اور اس عبادت کی بھی توفیق دے جو باقی اوقات میں اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق زندگی بسر کرنے سے ہوتی ہے۔

○

پھر کبھی خندۂ گُل ہوگا گلستاں ہوگا
پھر بہار آئے گی پھر جشنِ بہاراں ہوگا

پھر مرے شہر میں وہ ماہ لقا آئے گا
پھر مرے شہر کے گھر گھر میں چراغاں ہوگا

پھر کوئی آئے گا انفاسِ مسیحا لے کر
پھر مسیحائی سے ہر درد کا درماں ہوگا

ہیچ ہو جائے گا اک دن سر و سامانِ حیات
بے نیاز اس سے ہر اک بے سر و ساماں ہوگا

چشمِ مظلوم سے ٹپکے گا جو آنسو بن کر
وہی آنسو کبھی قطرہ کبھی طوفاں ہوگا

اپنا خوں آنکھ سے ٹپکائے گا دِل پچھلے پہر
کتنا زیرک کتنا دانا دلِ ناداں ہوگا

میں بھی اس روز کو دیکھوں گا کہ ناہیدؔ عطا
آلِ داؤد کو اورنگِ سلیماں ہوگا

عبدالمنان ناہیدؔ

اہلِ ربوہ کی طرف سے ہدیۂ تبریک ہے
جلسۂ سالانہ یوکے سے بخیر آئے ہیں آپ
یہ سعادت ہر قدم پر اب رہے گی ہمسفر
جھولیوں میں برکتوں پر برکتیں لائے ہیں آپ

ابوالاقبال

مالی قربانی میں رضاء باری تعالیٰ پیش نظر رہے

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے اپنے ایک خطبہ (برائے سال نمبر 61 تحریک جدید) میں فرمایا کہ "تحریک جدید کے ساٹھ سالہ دور میں ایک دن بھی جماعت کے قدم ست نہیں ہوئے"

بفضل خدا مخلصین جماعت مالی قربانی کی سب سے اعلیٰ غرض یعنی خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کی رضاء پیش نظر رکھتے ہیں اس لئے قدم ست نہیں ہوتے۔ سال نو میں بھی اس غرض کے لئے مالی قربانیاں پیش کر کے ثواب داریں اور اپنے محبوب امام کی دعا حاصل کریں۔

(وکیل المال اول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالحمید چودھری

حضرت حکیم فضل الرحمان صاحب

افریقہ کے ممالک میں جماعت احمدیہ کے مشن قائم کرنے کی تحریک حضرت امام الثانی کو آخر 1920ء یا 1921ء کے شروع میں پیدا ہوئی ہوگی آپ نے افریقہ میں پہلا مشن قائم کرنے کے لئے حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر (رفیق بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) جو ان دنوں لنڈن میں دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دے رہے تھے کا انتخاب فرمایا۔ چنانچہ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر 9- فروری 1921ء کی سہ پہر جہاز پر سوار ہو کر 28- فروری 1921ء کو ساڑھے چار بجے شام گولڈ کوسٹ (غانا) کی بندرگاہ سالٹ پانڈ پر اترے۔ گولڈ کوسٹ عملاً عیسائیت کا مرکز تھا۔ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر نے وہاں پہنچنے کے فوراً بعد دعوت الی اللہ کا کام شروع کر دیا۔ ان کی محنت اور کوششوں سے اللہ تعالیٰ نے 18- مارچ 1921ء کو اکرافول کے مقام پر فینٹی قوم اور ان کے چیف کو جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کی توفیق دی۔ ان کی تعداد ہزاروں میں تھی۔ فینٹی قوم کے احمدی ہونے کے بعد حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر نے نائیجیریا کی طرف توجہ مبذول فرمائی۔ چنانچہ آپ پہلی مرتبہ 18- اپریل 1921ء کو نائیجیریا کے صدر مقام لیگوس میں پہنچے اور وہاں لیکچر دینے کا سلسلہ شروع کر دیا۔ آپ چار ماہ لیگوس میں دیوانہ وار دعوت الی اللہ کا کام کرنے بعد 8- اگست 1921ء کو واپس سالٹ پانڈ۔ گولڈ کوسٹ پہنچے اور وہاں عین شہر کے وسط میں ایک دو منزلہ مکان کرایہ پر لے کر مشن قائم کیا اور اندرون ملک متعدد دورے کئے۔ آپ دوبارہ 15- دسمبر 1921ء کو نائیجیریا کے دارالخلافہ لیگوس واپس تشریف لے گئے۔ اس دوران حضرت امام الثانی نے 23- جنوری 1922ء کو گولڈ کوسٹ مشن سنبھالنے کے لئے حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب کو قادیان سے روانہ فرمایا جو 11- مارچ 1922ء کو لنڈن اور 17- اپریل کو لیگوس پہنچے اور حضرت نیر صاحب کے ذریعہ حالات کا جائزہ لینے کے بعد 13- مئی 1922ء کو سالٹ پانڈ گولڈ کوسٹ (غانا) پہنچ گئے۔ اس طرح نائیجیریا اور گولڈ کوسٹ مشن ایک ہی نمائندہ کے تحت تھے دو مستقل مشنوں کی صورت اختیار کر گئے۔ گولڈ کوسٹ کے انچارج حکیم فضل الرحمٰن صاحب اور نائیجیریا مشن کے انچارج حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر تھے۔

حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب

آپ میری والدہ ماجدہ کے بڑے بھائی تھے۔

آپ 1901ء میں فیض اللہ چک جو قادیان سے چند کوس کے فاصلہ پر ہے میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی حضرت حافظ نبی بخش تھا۔ حافظ نبی بخش صاحب ان معدودے چند خوش قسمت احباب میں سے تھے۔ جنہیں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دعویٰ سے طویل عرصہ (79-1878) قبل حضرت صاحب کی خدمت میں بار بار حاضر ہونے اور فیض یاب ہونے کا موقع ملا۔ اوائل زمانہ میں حافظ نبی بخش صاحب کو بیت الفکر میں سونے کا شرف حاصل ہوا اور کئی دفعہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ ایک ہی برتن میں کھانا کھانے کا موقع ملا۔ ایک دفعہ آپ کی امامت میں عصر کی عبادت پڑھی۔

حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب نے جب اپنی تعلیم مکمل کر لی تو حضرت امام الثانی نے انہیں انچارج مشن گولڈ کوسٹ مقرر فرمایا۔ جب وہ 23- مارچ 1922ء کی صبح کو مغربی افریقہ روانہ ہونے والے تھے تو حضرت امام الثانی نے ان کو تحریری اور زبانی ہر دو طرح ہدایات دیں جن کا ملخص یہ تھا۔ 1- وہاں کی زبان سیکھیں۔ 2- نہایت محبت اور حکمت سے کام لیں۔ 3- وہ قومیں اپنے سرداروں کا بہت ادب کرتی ہیں اس لئے ان سے معاملہ کرتے وقت کوئی ایسی بات نہ ہو جو ان کو بری لگے۔ جب ان کو نصیحت کریں تو علیحدگی میں کریں۔ 4- ان کی دماغی قابلیت کے لحاظ سے تدریجاً علم دین سکھائیں۔ 5- ہمیشہ چست رہیں۔ 6- اپنا کام کرتے وقت دوسروں پر نگاہ مت رکھیں۔ 7- اخلاق کا خاص خیال رکھیں اور حکام سے معاملہ کرتے وقت مناسب ادب سے پیش آئیں۔ 8- افریقنوں کا تاثر ہے کہ دنیا ہم سے نفرت کرتی ہے مگر آپ ان سے محبت کا معاملہ کریں۔ 9- عادات لباس اور کھانے پینے میں ہمیشہ کفایت مدنظر رکھیں۔

آپ ستمبر 1929ء تک انچارج مشن گولڈ کوسٹ رہے۔ اس عرصہ میں آپ نے بے حد محنت کی اور مشن کو خوب ترقی ہوئی۔ آپ نے سالٹ پانڈ میں تعلیم الاسلام ہائی سکول قائم کیا اور اس کی عمارت بھی آپ کی کوشش سے تعمیر ہوئی۔ گولڈ کوسٹ (غانا) سے واپسی سے پہلے آپ نے نائیجیریا کا دورہ کیا اور وہ اکتوبر 1929ء میں قادیان تشریف لائے۔ 29- جنوری 1930ء کو تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء نے ان کے اعزاز میں افریقہ سے واپسی پر چائے کی دعوت دی۔ اسی روز طلباء جامعہ احمدیہ نے بھی مکرم حکیم فضل الرحمٰن صاحب کے اعزاز میں دعوت دی۔ ان دونوں مواقعہ پر حضرت امام الثانی نے بھی ان تقریبات میں شمولیت فرمائی اور تقاریر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا "دین کے لئے قربانی کرنے کا خیال ہمیشہ یاد رکھنے والا خیال ہے مگر اس کے ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ مذہب کے لئے جو قربانی کی جائے وہ اپنا بدلہ خدا تعالیٰ سے لاتی ہے تم اپنے اندر روحانیت پیدا کرو آگے اس کے نتائج تمہیں خود حاصل ہو جائیں گے..." آپ نے فرمایا کہ "پس دین کی خدمت کرنا اور قربانی کرنا اور قربانی کے لئے تیار رہنا بہت بڑی بات ہے مگر اس سے بھی بڑی بات یہ ہے کہ خدمت اور قربانی خدا کے لئے ہو بندوں کے لئے نہ ہو۔ اور جب خدا کے لئے ہو گی تو انسان کی نگاہ روحانیت پر ہو گی اور وہ کامیاب ہو جائے گی۔ لیکن جو دنیا پر نظر رکھتا ہے اس کی نگاہ مادیات پر ہوتی ہے اس پر خدا کے فیوض نازل نہیں ہوتے اور نہ وہ دنیا کے لئے مفید ہوتا ہے" آپ نے دوسری اہم نصیحت یہ فرمائی کہ "دعوت الی اللہ دینے والے کے لئے ضروری ہے کہ اپنے اندر انسانیت پیدا کرے یعنی دوسروں سے مل کر کام کرنے کی اس میں اہلیت ہو، اتحاد و تعاون سے کام کر سکے اسی کا دوسرا نام توحید ہے۔ انسان میں ایک تو انسانیت رکھی گئی ہے یعنی دوسرے انسانوں سے تعلق پیدا کرنا اور ان کے ساتھ مل کر کام کرنا۔ دوسرے انانیت ہے یعنی یہ سمجھنا کہ میرے اور میرے رب کے درمیان اور کوئی واسطہ نہیں میرا اپنے رب کے ساتھ براہ راست تعلق ہے"

گولڈ کوسٹ (غانا) سے واپس آنے کے بعد آپ مکرم شیخ فضل حق صاحب بٹالوی کی بڑی بیٹی محترمہ ثریا بیگم صاحبہ کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے۔ اس شادی سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو بیٹے عطا کئے (برادرم لطف المنان خان جو آج کل امریکہ میں رہائش پذیر ہیں۔ جبکہ آپ کے چھوٹے بیٹے برادرم عبدالوہاب خان کی پیدائش آپ کے دوبارہ افریقہ جانے سے ایک یا دو ماہ قبل ہوئی تھی۔ ان کی رہائش ماڈل ٹاؤن لاہور میں تھی۔ وہ لیبر ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب میں ڈائریکٹر جنرل تھے انہوں نے 12- دسمبر 1992ء کو اپنی ریٹائرمنٹ کے چند دن بعد وفات پائی۔

بطور انچارج مشن نائیجیریا

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر نے نائیجیریا میں مشن قائم کرنے کے بعد شبانہ روز محنت کی کچھ کام کی زیادتی اور کچھ ناموافق آب و ہوا کی وجہ سے وہ بیمار ہو گئے اور کم و بیش 4 ماہ سرکاری ہسپتال میں داخل رہے۔ بعد میں ڈاکٹری ہدایت کے تحت انہیں 21- جنوری 1923ء کو لندن واپس بھجوایا گیا۔ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر کے بعد مالی مشکلات کی وجہ سے سالہا سال تک دعوت الی اللہ کے لئے کوئی مرکزی نمائندہ نائیجیریا نہیں بھجوایا جا سکا۔ آخر حضرت امام الثانی کے ارشاد پر حکیم فضل الرحمٰن صاحب فروری 1933ء کو قادیان سے روانہ ہو کر لنڈن۔ سیرالیون۔ اور گولڈ کوسٹ (غانا) میں قیام کرتے ہوئے جولائی 1933ء میں نائیجیریا پہنچے۔ وہاں واپس پہنچتے ہی آپ خطرناک اندرونی کشمکش سے دوچار ہو گئے جو بعض لوگوں نے خود ساختہ قانون کی بناء پر پیدا کر دی تھی۔ معاملہ آخر عدالت تک پہنچا 20- مارچ 1937ء کو اس کا فیصلہ ہوا لیکن فیصلہ ہونے کے باوجود 1939ء تک حالات مخدوش رہے 1940ء میں حضرت امام الثانی کے ارشاد پر جماعت کی دوبارہ تشکیل کی گئی۔ جس کے بعد آپ نے جماعت نائیجیریا کی ترقی و استحکام کی طرف پوری توجہ دینی شروع کر دی اور اپنی مسلسل جدوجہد اور قابل رشک اخلاص سے مشن کو مضبوط اور مستحکم بنیادوں پر کھڑا کر دیا۔ انہوں نے جماعت نائیجیریا کی تربیت و اصلاح کے لئے متعدد اقدامات کئے۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے لئے سرکاری گرانٹ منظور کرائی۔ نئی جماعتیں قائم کیں۔ لیگوس میں ایک نہایت خوبصورت بیت اور مشن ہاؤس تعمیر کیا۔ آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ "دی لائف آف محمد" کے نام سے تصنیف کی جو آکسفورڈ یونیورسٹی پریس سے شائع ہوئی جو مغربی افریقہ کے سکولوں کے نصاب میں شامل رہی۔

میرے والد صاحب سے آپ کی خط و کتابت باقاعدگی کے ساتھ تھی۔ وہ دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں اپنی مساعی وغیرہ سے آگاہ فرماتے رہتے تھے۔ مجھے یاد ہے ایک مرتبہ اپنے خط میں ایک دفعہ تحریر فرمایا تھا جو کچھ جو یوں تھا کہ دعوت الی اللہ کے لئے وہ کسی گاؤں جا رہے تھے رستہ جنگل سے تھا۔ ابھی وہ اپنی منزل مقصود تک نہیں پہنچے تھے کہ شام ہو گئی۔ چاروں طرف گھپ اندھیرا چھا گیا گھنا جنگل ہونے کی وجہ سے اندھیرا کچھ زیادہ تھا جس کی وجہ سے رستہ دکھائی نہیں دیتا تھا۔ آپ نے اپنے رب سے دعا کی کہ اے اللہ میں ایک نیک مقصد کے لئے جا رہا ہوں تو ہی میری مدد فرما آپ یہ دعا کر رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے عاجز بندہ کے لئے جگنوؤں کے جھنڈ کی صورت میں نصرت فرمائی جگنوؤں کی روشنی سے آپ نے اپنے رستہ کا تعین کیا اور ان کی روشنی میں اپنی منزل پر خیریت سے پہنچ گئے۔

افریقہ میں دعوت الی اللہ کے دوران قادیان آپ کی والدہ ماجدہ اور والد ماجد انتقال کر گئے۔ اس بارہ میں آپ نے اپنے جذبات کا یوں اظہار فرمایا "میں حضرت والد صاحب کی وفات کے وقت مغربی افریقہ میں مصروف "دعوت الی اللہ" تھا بلکہ حضرت والدہ صاحبہ کی وفات بھی ایسی ہی حالت میں ہو گئی جبکہ میں پہلی دفعہ مغربی افریقہ میں گیا ہوا تھا۔ اس طرح میں دونوں کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آخری تجہیز و تکفین کی خدمت سے بھی محروم رہا یعنی کہ نہ تو میں ان کی نعشوں کو کندھا دے سکا اور نہ ہی مٹی کی ایک مٹھی ان کی قبر پر ڈال سکا"

نائیجیریا میں لگاتار چودہ سال خدمات بجالانے کے بعد آپ اکتوبر 1947ء کو وطن واپس تشریف لے آئے۔ لاہور ریلوے سٹیشن پر کثیر تعداد میں رشتہ داروں اور احباب جماعت نے آپ کا استقبال کیا۔ ریلوے سٹیشن پر آپ کے دونوں بیٹے جن کی عمریں پندرہ و سولہ سال تھیں نے اپنے ہوش میں پہلی مرتبہ اپنے مجاہد باپ سے ملاقات کی۔ اس موقعہ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت لاہور نے فرمایا تھا کہ "باپوں کے ہاں بیٹے پیدا ہوتے ہیں آج بیٹوں کا باپ پیدا ہوا ہے"

مغربی افریقہ سے واپس آنے کے بعد آپ نے چند سال بطور افسر لنگر خانہ ربوہ خدمات سرانجام دیں 1955ء کے وسط میں آپ بیمار ہو گئے۔ آپ کو علاج کے لئے لاہور لے جایا گیا لیکن باوجود بہترین علاج میسر ہونے کے بعد اس مجاہد نے 28۔ اگست 1955ء کو اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ آپ کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں دفن کیا گیا۔ آپ کی وفات کے بعد حضرت امام الثانی نے اپنے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا "... حکیم فضل الرحمٰن صاحب شادی کے تھوڑے عرصہ بعد ہی مغربی افریقہ دعوت الی اللہ کے لئے چلے گئے اور تیرہ چودہ سال تک باہر رہے جب واپس آئے تو ان کی بیوی کے بال سفید ہو چکے تھے اور ان کے بیٹے جوان ہو چکے تھے۔

حضرت امام الرابع نے 1988ء کے شروع میں مغربی افریقہ کے چھ ملکوں کا دورہ فرمایا تھا۔ اس دورہ سے انگلستان واپس پہنچنے کے بعد آپ نے بیت الفضل لندن میں 4۔ مارچ 1988ء کو اپنے دورہ کی تفصیلات اور اپنے تاثرات بیان فرماتے ہوئے ان ممالک میں احمدیت کے اولین "نمائندوں" کے بارے میں ارشاد فرمایا "حکیم فضل الرحمٰن صاحب ہیں مثلاً دوسرے جن کی قربانیوں سے ہمیشہ سے ہی میرا دل بہت متاثر رہا ہے اور وہ ایک خاص شان کے وجود تھے۔ آپ کو افریقہ میں جب آپ "دعوت الی اللہ" کے لئے مقرر ہوئے تو 23 سال تک افریقہ میں خدمت کی توفیق ملی اور جس علاقہ میں خصوصیت سے انہوں نے "دعوت الی اللہ" کی ہے وہاں

آج تک جماعت کا غیروں پر بہت ہی اچھا اثر ہے۔ بے حد محبت پائی جاتی ہے ان میں احسان مندی کا جذبہ ہے اور نمایاں طور پر محسوس ہوتا ہے کہ یہاں کے لوگ جماعت کے ساتھ خاص تعلق رکھتے ہیں اور یہ تعلق ایک دو دن میں پیدا ہونے والا تعلق نہیں ہے۔ بیسیوں سال کے اچھے سلوک کے نتیجے میں قربانیوں کے نتیجے میں خدا تعالیٰ نے ان کے دلوں میں تبدیلی فرمائی۔

حضرت امام جماعت الثانی کی امامت کے

ابتدائی زمانہ میں ہی 1923ء میں آپ نے حضرت صاحب کی آواز پر لبیک کرتے ہوئے پیش کیا اور غانا سب سے پہلے تشریف لے گئے۔ 8 سال متواتر "دعوت الی اللہ" میں مصروف رہنے کے بعد 1929ء میں کچھ عرصہ کے لئے واپس آئے شادی ہوئی۔ ڈیڑھ برس شادی رچائی اور 1933ء میں مغربی افریقہ بھیج دیا گیا جہاں مسلسل 14 سال رہے ہیں اور پھر واپس وطن کا منہ نہ دیکھا۔ نہ بیوی بچے وہاں جا سکتے تھے۔ مجھے یاد ہے حضرت امام جماعت الثانی نے خطبہ میں ایک دفعہ ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ جماعت کے پاس پیسے ہی نہیں تھے۔ بھجوانے کے پیسے بھی بڑی مشکل سے ملے تھے کجا یہ کہ ان کو بلایا جائے بیوی بچوں سے ملنے کے لئے یا بیوی بچوں کو وہاں بھیجا جائے چنانچہ ڈیڑھ سال کی شادی کے بعد 14 سال گویا ساڑھے پندرہ سال آپ رہے ہیں اور چونکہ شادی بھی "دعوت الی اللہ" کی وجہ سے افریقہ جانے کی وجہ سے لیٹ ہوئی تھی تو جب واپس پہنچے ہیں 1947ء کے اواخر میں تو آپ بوڑھے ہو چکے تھے۔ ان کی بیگم صاحبہ ہمارے گھر میں میری والدہ صاحبہ کے پاس بہت آیا کرتی تھیں بہت پیار کا تعلق تھا۔ مجھے یاد ہے ان کی مانگ بھی سفید ہو گئی تھی ان کے بالوں میں سفیدی آگئی تھی جس جوان دلہن کو چھوڑ کر گئے تھے واپس یہ خود بھی بوڑھے اور اس خاتون کو بھی بوڑھا دیکھا۔ بس بچے کس طرح بڑے ہوئے ہیں اس کا کچھ پتہ نہیں کوئی ذریعہ نہیں تھا خبر معلوم کرنے کا۔ اس زمانہ میں خط و کتابت بھی تو بڑی دیر کے بعد ہوا کرتی تھی نہ ہوائی جہاز اس طرح چلا کرتے تھے سمندری جہاز بھی بڑا بڑا وقت لیا کرتے تھے کوئی بیمار ہوا مرا جیا اس معاملے میں ہمارے... کو اس زمانہ میں کوئی تعلق نہیں تھا خدا کی خاطر چلے جاتے تھے اور بھول جایا کرتے تھے پیچھے دنیا کو ان کے ساتھ بھی یہی حالات گزرے۔ ان کے والد صاحب بہت بزرگ "رفیق" تھے حضرت حافظ نبی بخش صاحب وہ ان کے "دعوت الی اللہ" کے زمانہ میں ہی پیچھے دار فانی سے کوچ کر گئے۔ اور کئی قسم کی تبدیلیاں ہو چکی ہیں لیکن انہوں نے ایک دفعہ مطالبہ نہیں کیا ایک دفعہ شکوہ نہیں کیا حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کو یہ نہیں لکھا کہ آپ نے مجھے کس حال پر چھوڑ دیا میں بھی آخر انسان ہوں میرا بھی دل ہے میرے بیوی بچے بھی ہیں اور اتنے تھوڑے عرصہ کے بعد اب مجھے بھیج دیا گیا ہے پوچھا بھی نہیں کہ دوبارہ واپس بلانا بھی ہے کہ نہیں ان حالات میں ان لوگوں نے قربانیاں دی ہیں اس لئے یہ خیال کر لینا کہ یہ جو واقعات ہیں جو آج ہم نے دیکھے ہیں یہ اتفاقاً رونما نہیں ہوئے ہیں یا بعد کی نسلوں کی وجہ سے یہ باتیں ہوئی ہیں یہ بالکل جھوٹ ہے خدا یہ عظیم الشان تغیر پیدا کیا کرتا ہے۔ انسان کے ذریعے نہیں ہو سکتے۔ اور اللہ تعالیٰ دلوں پر نظر رکھتا ہے تقویٰ پر نظر رکھتا ہے قربانیوں کی روح پر نظر رکھتا ہے ایک دیوانہ خدا کی راہ میں نکل کھڑا ہو جس کا دل پاک و صاف ہو خدا کی رضا کی خاطر وہ سب کچھ لٹا دینے کے لئے تیار ہو اس میں عظیم الشان انقلابی طاقتیں پیدا ہو جاتی ہیں اور لاکھوں کروڑوں اس جذبے سے عاری ہوں اس تقویٰ کے معیار سے عاری ہوں تو ان کی کوششوں سے کچھ بھی نہیں ہوتا..."

آپ باوقار۔ بارعب۔ شکیل۔ جواں ہمت۔ جفاکش۔ صابر۔ بردبار اور مستقل مزاج تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے اور آپ کے ساتھ اپنی رحمت کا سلوک فرمائے۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

لجنہ کالم

الفضل 11۔ دسمبر 1928ء میں شائع شدہ ایک ارشاد۔

"میرے نزدیک ہمیں زیادہ توجہ جس طرف کرنی چاہئے۔ وہ تعلیم ہے اور وہ بھی مذہبی تعلیم، یہی تعلیم ہماری اولاد کے ہوش و حواس قائم رکھ سکتی ہے۔ میں تو نوجوانوں کی موجودہ رو کو دیکھ کر ایسا بد دل ہوں کہ چاہتا ہوں یورپ کی ہر چیز کو بدل دیا جائے ہمارے ملک کے لوگ اس طرح دیوانہ وار یورپ کی تقلید کر رہے ہیں کہ اسے دیکھ کر شرم و ندامت سے سر جھک جاتے ہیں آج درد صاحب نے کہا ہے کہ یورپ جن باتوں کو تنگ آکر چھوڑ رہا ہے۔ ہمارے ملک کے لوگ ان کی بڑی خوشی اور شوق سے پیروی کر رہے ہیں۔ مگر میں دس سال سے کہہ رہا ہوں کہ جن باتوں کے خلاف خود یورپ آواز اٹھا رہا ہے انہیں ہمارے ملک کے لوگ ترقی کا ذریعہ سمجھتے ہیں وہاں سود کے خلاف شور پڑتا ہے۔ مگر یہاں اسے رائج کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اسی طرح وہاں کے لوگ شراب کی بندش پر زور دے رہے ہیں۔ لیکن یہاں اس کا خاص شوق ظاہر کیا جاتا ہے۔ غرض یورپ کی تقلید میں لوگ بالکل اندھے ہو رہے ہیں۔ انہیں نہ صرف اپنے آپ کو بلکہ دوسروں کو بھی بچانے کے لئے یہ کوشش کرنی چاہئے کہ لوگوں کو محسوس کرائیں۔ ہمارا تمدن ناقص اور کمزور نہیں۔ نقص یہ ہے کہ اس کا استعمال درست طور پر نہیں کیا گیا۔ دیکھو ایک رنگ ایک خاص حد تک اچھا لگتا ہے۔ ویسے تصویر میں ایک حد تک نیلا اور کالا رنگ استعمال کرتے ہیں اور آسمان کا نظارہ نظر آتا ہے۔ لیکن اگر نیلے یا سیاہ رنگ کی بوتل انڈیل دی جائے تو اس سے خوبصورتی نہیں پیدا ہو گی بلکہ بدصورتی ہو جائے گی۔ اسی طرح تصویر میں سفید رنگ سے بادل دکھائے جاتے ہیں لیکن اگر کاغذ پر کوئی قلعی پھیر دے تو یہ اس کی نادانی ہو گی۔ پس ہم نے اپنے تمدن کو غلط طور پر استعمال کر کے نقائص پیدا کر لئے ہیں۔ ورنہ اس میں نقص نہیں۔ مثلاً عورتوں کا پردہ ہے اس کے لئے خود رسول کریم ﷺ نے جہاں تک عورتوں کے لئے آزادی رکھی ہے اس پر اگر کوئی عمل کرے تو اس کے خلاف ایک شور برپا ہو جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی سوار جا رہا ہو اور عورت پیدل چل رہی ہو تو اسے اپنی پیٹھ پیچھے بٹھا لے۔ اب اگر کوئی اس طرح کرے تو کتنا شور پڑ جائے حالانکہ رسول کریم ﷺ نے اسے صدقہ قرار دیا ہے۔ اور مرد کی ذمہ داری۔ غرض غلط استعمال نے نقائص پیدا کر دیئے ہیں۔ اس کی اصلاح ہونی چاہئے عورتوں کو دین حق نے جس حد تک آزادی دی ہے وہ دینی چاہئے۔ مثلاً وہ باہر نکلیں۔ کاموں میں حصہ لیں۔ جلسوں میں شریک ہوں مگر اس طریق سے جو دین حق نے بتایا ہے اور جس پر عمل ہوتا رہا ہے۔ یہاں اب اس قدر تو ہو گیا ہے کہ پردے کو قائم رکھتے ہوئے ایڈریس پڑھے جاتے ہیں۔ بے پردہ (-) عورتیں بھی ابھی اس قدر جرأت نہیں کر سکتیں کہ عورتوں کو اس حد تک آزادی دینی چاہئے جو دین حق نے انہیں دی ہے اور وہی ان کے لئے بہترین اور مفید آزادی ہے۔ اس سے آگے انہیں قدم نہیں بڑھانا چاہئے۔ میں اس برقع کو پسند کرتا ہوں جو نئی طرز کا ہوتا ہے۔ اس میں عورت زیادہ آزادی سے چل پھر سکتی ہے۔ مگر بعض نے اس کا بھی غلط استعمال شروع کر دیا ہے۔ انہوں نے اسے کوٹ بنا لیا ہے۔ جس سے جسم کی بناوٹ نظر آتی ہے۔ اس طرح یہ ناجائز ہو گیا ہے۔ "دینی احکام" نے جلباب کا کیوں حکم دیا ہے۔ کیوں پردہ ہی نہیں رہنے دیا۔ اس لئے کہ جسم کی بناوٹ ظاہر نہ ہو۔ ڈھیلا ڈھالا کپڑا اوڑھا جائے۔ ہاں اس غلط استعمال سے اس برقعے کو برا نہیں کہا جائے گا۔ مگر جو نقص ہوا اسے دور کرنا چاہئے۔

پس ضرورت ہے نقائص کی اصلاح کی۔ کسی بات کی اندھا دھند تقلید نہ کی جائے۔ دین حق وہ ہے جو نہ شرقی ہے نہ غربی اس لئے اس کے پیروکاروں کو نہ ایشیا کی نقل کرنی چاہئے نہ مغرب کی۔ اس لئے کسی کی اندھا دھند تقلید نہ کرو۔ نہ یہ کہ ایشیا میں چونکہ پردہ جس طرح کا رائج ہے اس کو جاری رکھنا چاہئے۔ نہ یہ کہ چونکہ یورپ پردہ نہیں کرتا اس لئے ہمیں بھی نہیں کرنا چاہئے۔ بلکہ افراط تفریط سے بچ کر صحیح راستہ پوچھنا چاہئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آمنہ خاتون

جرائم کا سیلاب

کچھ عرصہ سے مختلف جرائم کی کثرت میں ہو شربا حد تک اضافہ ہو رہا ہے اور ان جرائم کی نوعیت بھی اتنی سنگین ہے کہ الامان۔ یعنی قتل و تشدد۔ خود کشی۔ چوری۔ ڈاکہ زنی۔ بم دھماکے۔ اغوا۔ رشوت دھوکا بازی وغیرہ وغیرہ واقعات۔ اور بعض دفعہ واقعات اور حالات اس حد تک وحشیانہ ظالمانہ اور حیا سوز ہوتے ہیں کہ انسان کی روح تک لرز جاتی ہے اور انسانیت نوحہ خواں ہو کر رہ جاتی ہے۔ اور یہ سب حالات اور واردات کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں روزانہ کے اخبارات میں ایسی خبریں اور واقعات آتے ہیں اور مشاہدہ میں بھی اور پھر قتل کے واقعات تو ایک معمولی اور عام بات ہو کر رہ گئی ہے جس سے اور بم دھماکوں سے بھی کئی معصوم اور قیمتی جانوں کا نقصان ہو رہا ہے ادھر ایسے مظالم وحشت و بربریت کا بے دریغ استعمال درد مند انسانوں کو دکھ اور کرب میں مبتلا کئے ہوئے ہیں اس کی وجہ کیا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ کے دین حق کا مقصد اور بناہی امن و صلح اور رحم و کرم پر ہے اور اس کے متبعین یوں درندے اور خونخوار بنے ہوئے ہیں۔ کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے احکام سے اس حد تک بے بہرہ اور لاعلم ہیں کہ جہالت کی وجہ سے یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔ یا دوسری صورت میں یہ اللہ تعالیٰ کے احکام اور نبی کریم ﷺ کے فرمودات اور ہدایات کی صریح نافرمانی اور بغاوت ہے۔ کیا انہیں معلوم نہیں یا اس کا کوئی پاس نہیں۔ کہ حجتہ الوداع کے موقع پر آنحضور ﷺ کا تاکیدی فرمان تھا جو حضور ﷺ نے اپنے متبعین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا جو اللہ تعالیٰ کے احکام کا خلاصہ اور نمونہ ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم پر ایک دوسرے کے جان و مال اور عزت حرام ہیں" اس مختصر فقرے میں معاشرہ کی پوری اصلاح اور اخروی نجات کا ضمہ موجود ہے اور تمام بدیوں برائیوں اور جرائم کا خاتمہ ہو سکتا ہے اور ایسی مثال قائم ہو سکتی ہے جس کی کہیں نظیر نہ مل سکے۔ اور حضورؐ کا یہ خطاب ہمیشہ رہتی دنیا تک کے لئے ہے نہ کہ کسی مقررہ وقت یا محدود دور کے لئے۔ اگر آج کا دور اس مقدس تعلیم سے ناآشنا ہے تو یہ بے شمار علماء اور سینکڑوں علامے کس مرض کی دوا ہیں کہ ایسے بھٹکے ہوئے لوگوں کو راہ راست پر لائیں انہیں دین متین کے اوامر و نواہی سے آگاہ کریں تاکہ انہیں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔

مگر جن لوگوں کو دنیوی جاہ و مال کی ہوس ہو جن پر اقتدار اور حکومت کی حرص سوار ہو۔ اور نشہ ہو انہیں کسی بے راہ رو کو سیدھی راہ دکھانے کی کیا ضرورت اور کب فرصت ہے کہ ان سے الجھتے پھریں۔ اور اللہ تعالیٰ کے ابدی احکام کو بھٹکی ہوئی دنیا کے سامنے رکھیں۔ جرائم میں سب سے زیادہ واردات قتل کی ہو رہی ہیں۔ یہاں تک کہ بیٹے نے ماں کو باپ کو یا بھائیوں کو جائیداد کے سلسلہ میں یا گھریلو جھگڑے میں ٹھکانے لگا دیا۔ کسی پرانی دشمنی کی بنا پر ڈاکہ زنی کے ارتکاب یا کسی اور وجہ سے ایک ہی خاندان کے کئی افراد کو ختم کر دیا ابھی چند دن پہلے خبر آئی تھی کہ پانچ معصوم بچوں کو گھر سے رقم ہتھیانے کی خاطر ماں سمیت ذبح کر دیا۔ اور پھر ایک گھرانے کے بارہ افراد کو رات کے وقت کوئی قتل کر کے فرار ہو گیا۔ پتہ نہیں یہ ظالم قاتل کس مٹی کے بنے ہوئے ہیں۔ جنگل کے درندے بھی ایسے نہیں ہو سکتے۔ پھر روزانہ سب سے زیادہ قتل کی واردات ناجائز تعلقات کے شبہ کے بہانہ میں ہوتی ہیں کبھی باپ نے کبھی بھائی ماموں چچا یا اور رشتہ دار نے غیرت میں آکر مار دیا۔ شوہر نے بیوی کو قتل کر دیا بیوی نے آشنا کے ساتھ مل کر شوہر کو زہر یا کسی اور طریقے سے ہلاک کر دیا۔ اول تو قتل نفس کسی کے لئے بھی جائز نہیں سوائے قاتل کے اور وہ بھی قانون وعدالت کے تحت نہ کہ مقتول کے ورثاء وغیرہ قاتل کو یا اس کے گھرانے میں سے جسے چاہیں بے دریغ قتل کرتے پھریں۔

کیا تاریخ عالم میں یہ بات نہیں آئی کہ حضرت آدم جن کو انسانیت کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ نے دنیا میں اپنی طرف سے اولین نبی بنا کر قائم کیا تھا ان کے بیٹے نے بھی شیطانی وسوسہ کے تحت اپنے بھائی کو قتل کر دیا اور پھر ہمیشہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے عتاب و غضب کا مورد بنا اور دنیا کی نظروں میں بھی خوار ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے کلام میں بھی یہ موجود ہے پھر حضرت نوحؑ جو کہ اللہ تعالیٰ کے معزز اور مقتدر نبی تھے ان کے نافرمان بیٹے کو بھی اللہ تعالیٰ نے اس کی انتہائی سرکشی کی وجہ سے نہ بخشا حضرت نوحؑ نے التجا کی کہ اے خدا تو نے تو میرے اہل کو بچانے کا وعدہ کیا ہے میرا بیٹا بھی میرے اہل میں سے ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تیرا بیٹا تیرے اہل میں سے کیونکر ہو سکتا ہے جبکہ اس کا کردار ہی غیر صالح ہے۔ اور پھر دیکھتے دیکھتے ہی طوفان نوح میں بوجہ نافرمان کے غرق ہو گیا۔ یعنی جرائم بہرحال جرائم ہی ہیں خواہ کسی قوم یا فرد واحد سے سرزد ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے کئی دوسرے انبیاء کے زمانے اور حالات اللہ تعالیٰ کے پاک کلام میں موجود ہیں کہ کن کن برائیوں اور بد عملیوں کی وجہ سے ان پر عبرتناک عذاب نازل ہوئے۔ مثال کے طور پر حضرت شعیب نے اپنی قوم کو کم تولنے ماپنے سے بار بار منع کیا مگر ان پر کوئی اثر نہ ہوا بالآخر اسی جرم کی وجہ سے ان پر عذاب نازل ہوا۔ مگر اس دور میں یہ کم تولنا ماپنا تو الگ رہا مشہور قیمتی چیزوں میں چائے ہی لے لیں اس کے مشہور برانڈز جن کے ٹی وی وغیرہ پر کثرت سے اشتہار آتے ہیں ان میں اصلیت کم یا برائے نام ہوتی ہے دھوکا اور ملاوٹ زیادہ۔ یہی حال مرچوں مسالوں اور بعض دوسری چیزوں کا ہے جو انتہائی ناقص ہوتی ہیں کیا یہ کم تولنے سے بھی بڑا جرم نہیں ہے۔

ایک اور بڑا بد عمل جس کے ارتکاب کی خبریں بھی آئے دن آتی ہیں۔ اس کے تدارک اور اصلاح کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک مقدس نبی حضرت لوطؑ کو مبعوث فرمایا وہ ان کی اصلاح کے لئے بہت سر دردی کرتے رہے مگر ان کے کان پر جوں تک نہ رینگی بلکہ الٹا ان کا مذاق اڑاتے کہ یونہی پاکباز بننے کی کوشش کرتا ہے یعنی دکھاوا کرتا ہے اور ان کا حکم ماننے سے انکار کر دیا۔ آخر اس برائی کے نتیجہ میں ہی ان پر عبرتناک عذاب نازل ہوا پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام الٰہی میں برائی کی وجہ اور باعث بتا کر لوگوں کو ہمیشہ کے لئے تنبیہ فرما دی۔ جس بیماری یا وائرس کی اللہ تعالیٰ نے صدیوں قبل انسان کو اطلاع دے دی تھی اور اس کے عذاب سے بھی آگاہ کر دیا تھا۔ آج کے دور کے محققین اس کی تحقیق کا سہرا اپنے سر باندھنے کے لئے آٹھ دس سال پہلے سے اسکے وائرس کو ایڈز کا نام دے کر لوگوں کو بچنے کی تلقین کر رہے ہیں اور تدارک کے طریقے بتا رہے ہیں گویا کلام پاک سے نسخہ چرا کر۔

قتل سے بڑھ کر خود کشی جرم ہے کیونکہ دوسرے کو قتل کرنے کے بعد آدمی کو پشیمانی اور استغفار کا موقع مل جاتا ہے لیکن خود کشی کے بعد اس کی مہلت بھی نہیں ملتی اور اس کا مرتکب ہمیشہ کے لئے جہنم میں پہنچتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی حدیث ہے خود کشی کرنے والا اسی صورت حال سے دوزخ میں رہے گا جس طریقہ سے خود کشی کا ارتکاب کرے گا۔

میں نے پہلے ذکر کیا ہے کہ ناجائز تعلقات کے شبہ کی آڑ میں جو روزانہ ہی کئی واردات ہو رہی ہیں وہ بھی کس جواز کے تحت ہے بلکہ عذر گناہ بدتر از گناہ ہے کہ ایک برائی جو ایک حد تک مخفی تھی اسے ہر ایک کے سامنے رکھ کر افشا کیا گیا اور قتل کا جرم الگ اللہ تعالیٰ نے بحر و بر میں فساد برائیوں بدیوں بداعمال کو دیکھ کر اپنے افضل الرسل حضرت محمد ﷺ پر اپنے مکمل احکام اوامر و نواہی کو اپنے کلام پاک کے ذریعہ نازل فرما کر دنیا کو بیدار کیا کہ ان پر عمل کرنا رہتی دنیا تک کے لئے ہے اور ہر حکم اتنا پر حکمت ہے کہ ان پر عمل دین و دنیا کی اصلاح کا ضامن ہے کیا آج کا انسان اس پر کاربند ہے۔

یہ قتل کی واردات اور واقعات جن کو تعلقات کے نام پر کیا جاتا ہے میرا اس کے مرتکبین سے ایک سوال ہے کیا انہیں معلوم نہیں کہ یہ سب حالات کس وجہ سے پیدا ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کے مقدس احکام اتنے مصلحت آمیز اور ہزاروں حکمتوں پر مبنی ہیں کہ جن کی نظیر اور خوبیاں اور کہیں نہیں مل سکتیں۔ یہی ناجائز تعلقات کا ڈھنڈورا ہی لے لیں۔ کیا یہ لوگ اس وقت خواب خرگوش میں تھے کہ ان کی غیرتیں بھی سو رہی تھیں جب انہوں نے انتہائی پر حکمت فرمان عورت کے لئے اللہ تعالیٰ کے حکم حجاب کو نظر انداز کر دیا تھا جو حفظ ماتقدم کے طور پر عورت کے لئے ایک زبردست ڈھال باسد سکندری کے طور پر ثابت ہو سکتا ہے اور ان گنت برائیوں کو ختم کرنے کے لئے مکمل علاج ہے۔ اس کے باوجود بھی اگر کوئی واقعہ ہو جائے تو بھی کسی کو خود ہی قتل کرنے یا سزائیں دینے کا کسی فرد کو کوئی حق نہیں اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے لئے حل اور تصفیہ کی راہیں بھی رکھی ہیں۔ یعنی عورت اگر راہ راست پر نہ آئے تو سمجھانا یا سختی کرنا اور کوئی صورت نہ بنے تو طلاق دیدے اسی طرح عورت بھی ان حالات میں تنسیخ نکاح (خلع) کروا سکتی ہے وغیرہ وغیرہ۔

باقی بڑے گناہوں یا جرائم پر تو اللہ تعالیٰ نے خود ہی کڑی سزائیں بھی رکھی ہیں۔ یعنی قتل، زنا، چوری قذف اور یہ سب سزائیں مکمل ثبوت اور پوری شہادتوں کے بعد عدالت اور قانون کے ذریعہ دی جا سکتی ہیں۔

میری پھر علماء کرام نہ کہ علماء سوء سے عاجزانہ التجا ہے کہ سب کچھ چھوڑ کر دنیا کی اصلاح پر غور کریں کہ جرائم کا خاتمہ ہو۔ یہ اصلاح و ہدایت کہیں سے خرید کر نہیں لانی بلکہ کلام پاک اور احادیث آنحضرت ﷺ میں مکمل لائحہ عمل اور ضابطہ حیات کے طور پر موجود ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

اگر تم نے تمام باتوں میں خداتعالیٰ کی رضا مندی کو مقدم رکھا اور مدت دراز کی تمام عادتوں کو بدل دیا تو یاد رکھو کہ بڑے ثواب کے مستحق ہو گے۔ عادت کو چھوڑنا آسان بات نہیں۔ دیکھتے ہو کہ ایک افیونی یا جھوٹ بولنے والے کو جو عادت پڑ گئی ہوئی ہوتی ہے اس کا بدلنا کس قدر مشکل ہوتا ہے۔ اس لئے جو اپنی عادت کو خداتعالیٰ کے واسطے چھوڑتا ہے تو وہ بڑی بات کرتا ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ عادت چھوٹی ہو یا بڑی۔ ایک عرصہ تک انسان جب گناہ کرتا ہے تو اس کے قویٰ کو ایک عادت اس کے کرنے کی ہو جاتی ہے تو کیا تمہاری نزدیک اسے چھوڑ دینا کوئی چھوٹی بات ہے۔ جب تک کہ انسان کے اندر ہمت۔ استقلال نہ ہو۔ تب تک یہ دور نہیں ہو سکتی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

چیچنیا کے جانبازوں کی کامیابی

روس سے علیحدگی کا اعلان کرنے والی چھوٹی سی کاکیشیائی ریاست چیچنیا میں جانبازوں کی فتح کے ساتھ جنگ بندی پر عمل شروع ہو رہا ہے۔ خبر رساں ایجنسیوں نے بتایا ہے کہ دارالحکومت گروزنی کے بیشتر حصوں پر چیچن جانبازوں کا قبضہ ہے۔ اگرچہ شہر کی گلیاں اور سڑکیں سنسان ہیں مگران میں چیچن جانباز روسی فوجوں سے چھینی گئی گاڑیوں اور ٹینکوں میں گشت کرتے نظر آتے ہیں۔ گروزنی میں صرف دو تین مقامات پر روسی فوجی مورچہ بند ہیں ان جگہوں کو بھی چیچن جانبازوں نے محاصرے میں لے رکھا ہے۔ گروزنی پر عملاً چیچنوں کا قبضہ ہے۔

روس قومی سلامتی کے مشیر الیگزینڈر لیبیڈ نے جنگ بندی کا معاہدہ کرکے روسی فوجوں کو چیچنیا سے نکالنے کا اعلان کیا ہے۔ روسی صدر مسٹر بورس یلسن کے رویے سے معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ عملاً چیچنیا کی جنگ ہار چکے ہیں اور اب تھک چکے ہیں۔ چنانچہ وہ اپنی ماضی کی سال بھر کی پالیسی کی ناکامی کا حشر اپنے سامنے دیکھنے کے باوجود کچھ نہیں کرنا چاہتے۔ حالانکہ روس کی لاکھوں کی افواج اب بھی باقی ہے مگر اب روس کی مزید افواج کو چیچنیا بھیجنے کا کوئی ارادہ دکھائی نہیں دے رہا۔

جنرل الیگزینڈر لیبیڈ کا کہنا ہے کہ جنگ بندی کا پہلا معاہدہ روسی وزیر داخلہ اناطولی کی ہٹ دھرمی کے باعث ناکام ہوا ہے۔ جنرل الیگزینڈر نے وزیر داخلہ کی برطرفی کا مطالبہ کردیا ہے۔

چیچن لیڈر سلیم خان اور روسی قومی سلامتی کے مشیر کی ملاقات کے بعد ایک نگران کونسل قائم کرنے پر اتفاق کیا گیا تھا۔ یہ ملاقات دارالحکومت گروزنی کے قریب ہوئی۔ یہ نگران کونسل شمالی قفقیار کی جمہوریاؤں کے سیکیورٹی افسران پر مشتمل ہوگی۔ یہ کونسل بحران کے حل کے لئے ہونے والی پیش رفت کا جائزہ لے گی اور جنگ بندی کی نگرانی کے لئے ایک مشترکہ کمیشن قائم کرے گی۔

چیچنیا کے مسلمان کمانڈر سلیم خان نے کہا ہے کہ اگر موجودہ جنگ بندی ناکام ہوئی تو میری فوج گروزنی میں باقی ماندہ روسی فوج کو فاقوں مرنے پر مجبور کردے گی۔ انہوں نے یہ بات تسلیم کی کہ روسی فوج اب بھی گروزنی واپس لے سکتی ہے لیکن ایسا کرنے کے لئے اسے کم از کم دس ہزار سپاہیوں کی قربانی دینا پڑے گی اور روس کے لئے یہ خاصا مہنگا سودا ثابت ہوگا۔

OOO

روسی ہوابازوں کا فرار

روس کے وہ سات ہواباز جن کو طالبان نے اپنی قید میں رکھا ہوا تھا افغانستان سے فرار ہو کر ایک طیارے کے ذریعہ ابوظہبی پہنچ گئے ہیں۔ یہ سات ہواباز اس طیارے میں سوار تھے جو حکومت افغانستان کے لئے گولہ بارود لے کر آرہا تھا کہ طالبان نے زبردستی اپنے علاقے میں اتار لیا اور ہوابازوں کو قید کرلیا۔ یہ طیارہ ایک نجی فضائی کمپنی کا تھا۔ ان ہوابازوں کو کئی ماہ سے قید میں رکھا گیا تھا اور ان کی رہائی کی تمام کوششیں ناکام ہو چکی تھیں۔ ان ہوابازوں کا طالبان کی قید سے نکل بھاگنا طالبان کی کمزوری کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

OOO

دہران بم دھماکے کے ملزمان گرفتار

لندن میں مقیم سعودی عرب کی مذہبی اپوزیشن جس کا نام سعودی عرب میں اصلاحات کی موومنٹ رکھا گیا ہے' نے بتایا ہے کہ سعودی حکام نے دہران کے بم دھماکے میں ملوث سعودی عرب کے ایک عسکریت پسند گروہ کے بعض ارکان کو گرفتار کرلیا ہے۔ اس سے یہ بات بھی واضح ہو گئی ہے کہ دہران کے امریکی اڈے میں بم کا دھماکہ کسی غیر ملک ایران وغیرہ نے نہیں کیا بلکہ خود سعودی عرب کی اپوزیشن نے کروایا ہے۔ دہران میں ہونے والے اس بم دھماکے میں 19۔ امریکی ہلاک ہوگئے تھے ان ملزمان کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ افغانستان کی جنگ میں بھی حصہ لے چکے ہیں۔ ان ملزموں نے اعتراف کرلیا ہے اور کہا ہے جب تک امریکی فوج سعودی عرب سے نہیں نکل جاتی بم دھماکے جاری رہیں گے۔ اطلاعات کے مطابق ان ملزموں کی تعداد چھ ہے۔ تاہم امریکہ اور سعودی عرب کے حکام نے سردست ان گرفتاریوں کی تصدیق نہیں کی۔

OOO

بھارت کا یوم آزادی اور مقبوضہ کشمیر

بھارت کا یوم آزادی مقبوضہ کشمیر میں یوم سیاہ کے طور پر منایا گیا۔ وادی میں جگہ جگہ پاکستان کے جھنڈے لہراتے رہے۔ یوم آزادی 15۔ اگست کے موقع پر کشمیر کے علاوہ دیگر قوموں کے علاقوں میں بموں کے دھماکے ہوئے ناگالینڈ اور منی پور میں بموں کے دھماکوں سے کئی شخص ہلاک ہوگئے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

اتوار 25- اگست 1996ء

12-00 رات- اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ
1-00 دین حق کی تعلیمات- روحانی خزائن
1-30 احمدیت کی تاریخ سے ایک ورق- از بی- اے- رفیق صاحب
2-00 بچوں کی ملاقات- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ
3-00 چینی زبان سیکھئے
3-30 حکایات شیریں (نیا)
4-00 تلاوت- حدیث- خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ ملاقات (دوبارہ)
5-00 خطاب حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- جرمنی جلسہ سالانہ 1996ء زنانہ جلسہ گاہ سے (دوبارہ)
9-00 حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے بچوں کی ملاقات
10-00 تلاوت- حدیث- خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے بچوں کی ملاقات (دوبارہ)
11-00 سندھی پروگرام
11-30 دین حق کی تعلیمات- روحانی خزائن
12-00 احمدیت کی تاریخ کا ایک ورق از- بی- اے- رفیق صاحب
1-00 لقاء مع العرب
2-00 بنگلہ پروگرام- اردو پروگرام
3-00 اردو کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ- (دوبارہ)
4-00 تلاوت- حدیث- خبریں
4-30 مجلس عرفان- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 4-12-93 مجلس انصار اللہ یو- کے
6-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ-
7-00 اختتامی خطاب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- از جرمنی جلسہ سالانہ 1996ء
10-00 تلاوت- حدیث- خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 جرمن پروگرام-

پیر 26- اگست 1996ء

12-00 رات- حضرت صاحب کے ساتھ اردو کلاس (نیا)
1-00 لندن سے ایک خط-
1-30 خطاب حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
3-30 نارویجین زبان سیکھئے-
4-00 تلاوت- حدیث- خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-
5-00 اختتامی خطاب حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
6-00 اراؤنڈ دی گلوب
7-00 اردو کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ (دوبارہ)
8-00 نارویجین زبان سیکھئے-
9-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ
10-00 تلاوت- حدیث- خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 سرائیکی پروگرام-
12-00 لندن سے ایک خط از امیر صاحب
1-00 لقاء مع العرب- (دوبارہ)
2-00 اردو پروگرام- تقریر از حافظ مظفر احمد صاحب
3-00 اردو کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ
4-00 تلاوت- حدیث- خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر (دوبارہ)
5-00 انڈونیشین پروگرام
6-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (نیا)
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس
8-00 لقاء مع العرب
9-00 ترکی پروگرام
10-00 تلاوت- حدیث- خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (نیا)
11-00 جرمن پروگرام-

منگل 27- اگست 1996ء

12-00 رات- حضرت صاحب کے ساتھ اردو کلاس
1-00 دین حق کی تعلیمات روحانی خزائن
1-30 (-) اصول کی فلاسفی
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
3-00 فرنچ سیکھئے-
3-30 متفرق پروگرام-
4-00 تلاوت- حدیث- خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے ملاقات (دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب- (دوبارہ)
6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس-
7-30 اردو کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ
8-30 فرنچ سیکھئے-
9-00 ترجمہ کلام الٰہی- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
10-00 تلاوت- حدیث- خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ ملاقات (دوبارہ)
11-00 پشتو پروگرام

مسلسل صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

دکانات دارالرحمت

○ محلہ دارالرحمت غربی میں صدر انجمن کی تعمیر کردہ چند دکانات کرایہ کے لئے خالی موجود ہیں۔ کرایہ بہت مناسب ہے۔ ضرورت منداور کاروباری حضرات استفادہ فرماویں مزید تفصیلات دفتر نظامت جائیداد سے معلوم کی جاسکتی ہیں۔

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ)

بقیہ صفحہ 1

کالج راولپنڈی میں بھی کافی عرصہ تک انا ملس کی انچارج رہیں۔ اور پھر گلاسگو آنے پر بھی آپ یہاں کے محکمہ تعلیم میں گلاسگو کی بیلا ہوسٹن اکیڈمی میں اردو پڑھاتی رہیں' سکاٹش ایگزامینیشن بورڈ کی ممبر تھیں اور احمدی اور غیر از جماعت حلقہ میں بہت مقبول اور ہر دلعزیز تھیں۔ محکمہ تعلیم گلاسگو کے ڈائریکٹر جنرل نے بذریعہ خط آپ کی وفات پر اپنی اور محکمہ تعلیم کی طرف سے گہرے رنج کا اظہار کیا ہے۔ گلاسگو کی احمدی اور دیگر فیملیوں نے بھی گھر آکر بہت ہی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کیا ہے۔

آپ لجنہ اماء اللہ گلاسگو کی ایک لمبے عرصہ تک صدر رہیں۔ ناصرات کو اردو اور دینیات پڑھانے کا کام بھی آپ نے اپنے ذمہ لے رکھا تھا۔ آپ کی بے لوث خدمات کے تحت بعد میں آپ کو ریجنل صدر کا عہدہ دیا گیا جس کو آپ نے تاحیات نہایت عمدگی اور خوش اسلوبی سے نبھایا۔ آپ بہت خوش اخلاق نیک سیرت اور صلح جو خاتون تھیں۔ کم گوئی اور خاموشی سے اپنا کام کئے جاتیں اور کبھی دوسروں کے کاموں میں تنقید نہ کرتیں۔ بہت مہمان نواز تھیں۔ خصوصاً مربیان کے اہل و عیال سے خاص عزت اور احترام کا سلوک کرتیں۔ جنازہ کو تجہیز و تدفین کے لئے بیت الفضل لندن لیجایا گیا۔ جہاں 31۔ جولائی 96ء کو ظہر سے قبل حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے جنازہ پڑھایا۔ جس کے بعد لندن کے بروک وڈ قبرستان میں قطعہ احمدیان میں آپ کو سپرد خاک کر دیا گیا۔ تدفین کے بعد مکرم سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد ربوہ نے دعا کروائی۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ موصوفہ کو اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے اور جنت میں اعلیٰ مقام سے نوازے۔ اور اس غمزدہ خاندان کو صبر اور حوصلے کے ساتھ اس حادثہ کو برداشت کرنے کی توفیق دے اور ان کی نیکیوں' خوبیوں اور سلسلہ کے ساتھ وابستگی و خدمت کے جذبہ کو ان کی اولاد میں بھی جاری رکھے۔

درخواست دعا

○ مکرم حمید اللہ صاحب آف کینیڈا کے کانوں کا اپریشن ہونے والا ہے۔ اپریشن کی کامیابی اور صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرمہ امینہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری نثار احمد صاحب فاروق آباد ضلع شیخوپورہ کا ریلوے لائن کراس کرتے ہوئے پھسلنے کی وجہ سے بازو اتر گیا ہے۔ زیر علاج ہیں۔ احباب سے مکمل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

پتہ درکار ہے

○ مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب وصیت نمبر 13634 ولد مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب ساکن مالو کے بھگت P/O قلعہ صوبہ سنگھ ضلع سیالکوٹ نے 1953ء میں وصیت کی تھی۔ اس کے بعد موصی کا دفتر ہذا سے کوئی رابطہ نہ رہا۔ اگر موصی صاحب خود پڑھیں یا ان کے کوئی عزیز و اقارب پڑھیں تو مکمل ایڈریس دفتر ہذا کو ارسال کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

اعلان دارالقضاء

○ (محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ بابت ترکہ مکرم عبدالحمید صاحب)

محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالحمید خان صاحب ساکن کوئٹہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے شوہر بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا ان کا قطعہ نمبر 29/1 محلہ باب الابواب ربوہ برقبہ ایک کنال ان کی بیٹی عزیزہ آنسہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم میاں منیر عمر صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء اس سے متفق ہیں۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
۲۔ مکرم عبدالباسط خان صاحب (پسر)
۳۔ مکرم عبدالمالک خان صاحب (پسر)
۴۔ مکرم عبدالخالق خان صاحب (پسر)
۵۔ مکرم شاہد اقبال خان صاحب (پسر)
۶۔ محترمہ ثریا جبین صاحبہ (دختر)
۷۔ محترمہ فرزانہ نسرین صاحبہ (دختر)
۸۔ محترمہ آنسہ پروین صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

12-00 دین حق کی تعلیمات۔ روحانی خزائن
12-30 (۔) اصول کی فلاسفی
1-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام / اردو پروگرام
3-00 اردو کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ
4-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر۔
5-00 خطبہ 24-3-89
6-00 ترجمہ کلام الٰہی۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (نیا)
7-00 طبی معاملات۔ دانتوں اور مسوڑوں کی بیماریاں حصہ دوئم۔
7-30 ایک نئے احمدی کے ساتھ بات چیت۔ مرزا رضوان احمد بیگ صاحب۔
8-00 لقاء مع العرب (نیا)
9-00 نارویجین پروگرام۔ (۔) اصول کی فلاسفی
10-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔ (نیا)
11-00 جرمن پروگرام۔

بدھ 28۔ اگست 1996ء

12-00 رات۔ حضرت صاحب کے ساتھ اردو کلاس
1-00 اراؤنڈ دی گلوب ہماری کائنات۔
1-30 متفرق پروگرام
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
3-00 چینی زبان سیکھئے۔
3-30 حکایات شیریں (نیا)
4-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر۔
5-00 لقاء مع العرب۔ (دوبارہ)
6-00 طبی معاملات۔ دانتوں اور مسوڑوں کی بیماریاں حصہ دوئم۔
6-30 ایک نئے احمدی کے ساتھ بات چیت مرزا رضوان احمد بیگ صاحب
7-00 اردو کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ
8-30 چینی زبان سیکھئے۔
9-00 ترجمہ کلام الٰہی۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
10-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 روسی پروگرام
12-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات
12-30 متفرق پروگرام
1-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام / اردو پروگرام
3-00 اردو کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ
4-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر۔
5-00 افریقین پروگرام
6-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (نیا)
7-00 درثمین پروگرام۔ حصہ پنجم
8-00 لقاء مع العرب (نیا)
9-00 فرنچ پروگرام۔
10-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ ملاقات
11-00 جرمن پروگرام۔

منگل 20۔ اگست 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ
1-00 دین حق کی تعلیمات۔ روحانی خزائن
1-30 ... اصول کی فلاسفی
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 19-8-96 (دوبارہ)
3-00 فرنچ سیکھئے
3-30 متفرق پروگرام
4-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر۔ ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر 37 (دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس والی بال میچ فائنل دارالرحمت بمقابلہ دارالفضل ربوہ
7-00 (صبح) اردو کلاس۔ حضرت امام صاحب کے ساتھ (دوبارہ)
8-00 فرنچ سیکھئے (دوبارہ)
8-30 متفرق پروگرام
9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 19-8-96 (دوبارہ)
10-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر 37 (دوبارہ)
11-00 دین حق کی تعلیمات۔ روحانی خزائن
11-30 ... اصول کی فلاسفی
12-00 (دوپہر) پشتو پروگرام
1-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام۔ اردو پروگرام
3-00 (سہ پہر) اردو کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ (دوبارہ)
4-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر۔
5-00 فرام دی آرکائیوز
6-00 (شام) ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 20-8-96 (نیا)
7-00 طبی معاملات
7-30 ایک نئے احمدیت قبول کرنے والے بھائی کے ساتھ گفتگو۔ ڈاکٹر فضل عزیز صاحب
8-00 لقاء مع العرب (نیا)
9-00 نارویجین پروگرام (۔) اصول کی فلاسفی
10-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ ملاقات
جرمن پروگرام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 19- اگست-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 20 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ

○ میلسی کے قریب گاؤں کوٹ چوہدری شیر محمد میں مجلس عزا کی تقریب میں چھ سے آٹھ نامعلوم افراد نے جنہوں نے اپنے چہرے کالے کپڑے سے ڈھانپے ہوئے تھے۔ کلاشنکوفوں سے گولیاں برسا کر 15۔ افراد کو ہلاک اور 60 کو زخمی کر دیا۔ اور واردات کے بعد فرار ہو گئے۔ گاؤں کے ایک شخص نے چھت پر چڑھ کر جوابی فائرنگ کی جس سے حملہ آوروں کے تین افراد ہلاک ہو گئے۔ حملہ آور جاتے ہوئے اپنے ساتھیوں کی لاشیں بھی اٹھا کر لے گئے تمام ہلاک شدگان کا تعلق تحریک جعفریہ سے بتایا جا رہا ہے۔ حملہ آور پک اپ پر سوار ہو کر آئے اور پندرہ منٹ تک اندھا دھند فائرنگ کرتے رہے۔ یہ گاؤں میلسی سے 15 کلومیٹر دور واقع ہے۔ اعلیٰ حکام جائے حادثہ پر پہنچ گئے۔

○ مغلپورہ کی ڈرائی پورٹ کی تباہی کے 4 ماہ بعد لاہور کی دوسری بڑی ڈرائی پورٹ جو ملتان روڈ پر واقع ہے خوفناک دھماکہ سے تباہ ہو گئی۔ نقصان کا اندازہ اربوں میں لگایا جا رہا ہے۔ خوفناک دھماکہ کے بعد آگ بھڑک اٹھی شعلے کئی میل دور سے نظر آ رہے تھے۔ اردگرد کی آبادیوں میں گھروں کے شیشے ٹوٹ گئے۔ کئی افراد زخمی ہوئے۔ آگ ہفتہ اور اتوار کی درمیانی رات لگی۔ جس کے بعد دو مزید دھماکے ہوئے۔ ملبہ کئی فرلانگ دور دور تک جا گرا۔

○ ٹھوکر نیاز بیگ ملتان پر واقع نیشنل لاجسٹک سیل (این ایل سی) کے فوج کے زیر انتظام ڈرائی پورٹ پر جو دھماکہ ہوا اور آگ لگی اس سے ڈرائی پورٹ کی عمارت کی کنکریٹ سے بنی ہوئی چھت زمین بوس ہو گئی۔ پورا دن گزر جانے کے باوجود بھڑکتی ہوئی آگ کو سرد کرنے کی کوششیں کامیاب نہیں ہوئیں۔ حادثہ کے وقت قیمتی سامان سے بھرے ہوئے 80 سے زائد کنٹینرز کھڑے تھے جو جل کے راکھ ہو گئے۔ درجنوں نئی زیرو میٹر امپورٹڈ لینڈ کروزر گاڑیاں' ویگنیں اور پجارو گاڑیاں بھی تباہ ہو گئیں۔ فوج نے علاقے کو سیل کر دیا ہے۔ دوکاندار اور تاجر جن کا سامان حادثے کی نذر ہوا ڈرائی پورٹ پر کھڑے روتے رہے۔ پولیس نے واردات کو تخریبی کارروائی قرار دے دیا۔ بتایا گیا ہے کہ کیمیکل کے ڈرموں کو آگ لگنے سے زیادہ تباہی پھیلی۔

○ اسلام آباد میں خراب موسم کی وجہ سے وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کا طیارہ لاہور میں اتر گیا۔ وزیر اعظم کی اچانک لاہور آمد کی وجہ سے سرکاری حکام میں ہلچل مچ گئی۔ وزیر اعظم نے گلبرگ کے ایک ریستوران میں کھانا کھایا۔ اور لاہور کے کھانوں کی تعریف کی انہوں نے گڑ میں بنا ہوا حلوہ کئی بار کھایا۔

○ لالہ موسیٰ کے قریب بس اور ویگن کے درمیان خوفناک تصادم سے 8۔ افراد ہلاک اور 20 زخمی ہو گئے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ بدعنوان حکومت کو بہانہ بنا کر نظام کو ملیامیٹ کرنے کی سازش ہو رہی ہے۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ حکومت نے امریکہ کو سی ٹی بی ٹی پر دستخط کی یقین دہانی کرا دی ہے۔ ہم ہر قیمت پر ایٹمی پروگرام برقرار رکھیں گے۔ قومی خزانہ لوٹنے والوں سے کٹہرے میں کھڑا کر کے حساب لیں گے۔ ٹیکس کی شرح کم کر دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ملک معاشی طور پر تباہ ہو چکا ہے صرف اعلان باقی ہے انہوں نے کہا کہ سابق صدر غلام اسحاق کو بھی کٹہرے میں کھڑے ہو کر جواب دینا پڑے گا۔ مسلم لیگ کی جنرل کونسل کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ انتخابی نظام کی تشکیل نو ہو گی۔ آئین میں تبدیلی کریں گے۔ تاکہ اقلیتی پارٹیاں غیر آئینی حکومت نہ ٹھونس سکیں۔

○ مسٹر نواز شریف کو تین سال کے لئے دوبارہ مسلم لیگ کا صدر منتخب کر لیا گیا ہے۔ ان کے مقابلے پر کوئی امیدوار نہیں تھا۔

○ آزاد کشمیر کا صدارتی الیکشن 25۔ اگست کو ہو گا۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ اپوزیشن کے کسی رکن نے استعفیٰ نہیں دیا۔ نہ ہی وہ ایسا کریں گے۔

○ کلرکوں کی تنظیم ایپکا کی آٹھ روزہ ہڑتال کے آخری روز سرکاری دفاتر میں مکمل تالہ بندی رہی۔

○ پنجاب کے گورنر ریٹائرڈ جنرل راجہ سروپ خان نے کہا ہے کہ سول نافرمانی کی تحریک کو سختی سے کچل دیا جائے گا۔ یہ تحریک چلانا آسان نہیں ہے ہمیشہ اس کے منفی نتائج نکلتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت مخالف جماعتوں میں اتحاد نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے مذہبی تنظیموں پر پابندی لگانے کا فیصلہ نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ جج صاحبان نے میرے خطوط کے جواب بھجوا دیئے ہیں۔ ابھی پڑھے نہیں۔ وہ استعفے نہیں دے رہے۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ امریکہ بھارت کو میزائل پروگرام سے روکے اور عالمی برداری مسئلہ کشمیر کے پرامن حل کے لئے بھارت پر دباؤ ڈالے۔ اس کا فوجی حل ممکن نہیں۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کے دھمکی آمیز رویے کی وجہ سے علاقے میں کشیدگی بڑھ گئی ہے۔ پاکستان امن و استحکام چاہتا ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب سردار محمد عارف نکئی نے کہا ہے کہ بجلی گیس وغیرہ کے بل نہ دینے والوں کے کنکشن کاٹ دیئے جائیں گے۔

○ سپریم کورٹ کے سابق چیف جسٹس مسٹر جسٹس سید نسیم حسن شاہ نے کہا ہے کہ ایٹمی پروگرام میں ذوالفقار علی بھٹو نے بڑی بہادری کا ثبوت دیا۔ انہوں نے کہا کہ بھٹو کو سزائے موت دینے کا افسوس ہے لیکن جو کرنا تھا وہ کرنا ہی پڑا۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر بھٹو مجھ سے خفا ہیں وہ مجھے اپنے والد کا قاتل سمجھتی ہیں۔

سکول یا ہاسپٹل کیلئے سنہری موقعہ

ربوہ کے مصروف ترین کمرشل ایریا میں 13 کمروں پر مشتمل ڈبل سٹوری عمارت کرایہ کیلئے خالی ہے۔ پانی بجلی کی سہولت میسر ہے خواہشمند حضرات رابطہ کریں۔ پروپرائیٹر۔
رابطہ کیلئے: نصیر الدین انجم
راجپوت ہاؤس دار الصدر غربی حلقہ قمر فون 630

SHARIF GOLDSMITH
AQSA ROAD RABWAH
PH: Off. 212515 Res. 212300

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مردانہ امراض و زنانہ امراض۔ بچوں کے امراض مثلاً دمہ، سوکھا پن لیکیومیا (خون کا کینسر) پیشاب کا نکلنا، دانت کے زمانہ کی تکالیف اور متفرق بیماریاں مثلاً سوراٹیسس، سینے کی گڑگڑاہٹ، ابتدائی ٹی بی ٹائیفائیڈ وغیرہ کے لئے ہومیوپیتھک طریقہ علاج میں مستند نام۔
فرحت کلینک (ہومیو) راجیکی روڈ خان بابا ہاؤس
ا۔ ناصر آباد ربوہ
نوٹ: پیچیدہ امراض کی تشخیص اور صحیح دوائی کا چناؤ وقت چاہتا ہے۔ ان میں فوری نتائج کے خواہشمند رجوع نہ فرمائیں۔ البتہ اچانک آنے والی امراض کا فوری علاج کیا جاتا ہے

دانتوں کا معائنہ **مفت**
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
4-30 تا 30-8 شام

ضرورت سیلزمین
ہمیں اپنی فرم (ادویات حیوانات) کے لئے ملک بھر سے میٹرک پاس احمدی نوجوان بطور سیلزمین درکار ہیں۔
★ معقول تنخواہ اور کمیشن دیا جائے گا۔
★ سیلزمین کو ان کے علاقہ میں کام دیا جائے گا۔
★ اپنی سواری والے کو ترجیح دی جائے گی۔
★ خواہشمند حضرات اپنی درخواستیں امیر جماعت یا صدر کی تصدیق کیساتھ مورخہ 25/8/96 تک دفتر ہذا کو ارسال کریں
النور الیکٹرو میڈیکا (رجسٹرڈ)
A-603 پیپلز کالونی 2 فیصل آباد فون 44384

جدید ڈیزائنوں کے اعلیٰ زیورات لبغیر ٹانکے کے بنوانے یا خریدنے کیلئے تشریف لاویں۔ زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی۔
محمود جیولرز ربوہ
فون: دکان: 212381 گھر: 212131
چوہدری محمود احمد راجپوت۔ بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

مشہور دواخانہ مطب حمید (رجسٹرڈ)
...مشہور معالج حکیم نظام جان کا
بے اولادی کا علاج، پیدائشی کمزوری، خواہش، اٹھرا، ورم، لیکوریا، بیماری، مرگی، سوکھا، گرمی، گیس، شوگر، بلڈ پریشر کا مکمل علاج ہوتا ہے
پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ فون 254634

100٪ خالص معیاری گرم مصالحہ جات **رضوان فوڈز**
شادی بیاہ و دیگر پارٹیوں اور گھریلو استعمال کیلئے
گرم مصالحہ (مکمل فارمولا کیساتھ) ہمارا تعاون آپکے خاندان کی صحت کا ضامن
محمد ابراہیم اینڈ سنز دار الرحمت وسطی ربوہ فون 212307

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا // **اکسیر اولاد نرینہ** (کورس)
20 گرام 30 روپے۔ 60 گرام 90 روپے۔ 100 گرام 150 روپے — 250 روپے
فہرست ادویہ و جنتری 1996ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434
Fax: (04524) 534